

## سپارہ ۱۹ الجزء التاسع عشر

۲۱۔ جو لوگ ہمارے سامنے ہونے سے نہیں ڈرتے کہتے ہیں: کیوں نہ خود ہم پر ملائکہ نازل کئے جائیں یا ہم اپنے رب کو دیکھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا اور بڑی بھاری سرکشی اختیار کی۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا  
لَوْلَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْمَلَائِكَةَ  
أَوْ نَزَّلْنَا رَبَّنَا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي  
أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا (۲۱)

۲۲۔ (کیا انہیں معلوم نہیں کہ) جس دن وہ ملائکہ کو دیکھیں گے اس دن ان مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی بلکہ وہ (پریشان ہو کر) کہیں گے: (کاش اس عذاب کے اور ہمارے درمیان) کوئی روک حائل ہو جائے۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَى  
لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ  
حِجْرًا مَحْجُورًا (۲۲)

۲۳۔ اور ہم نے (اسلام کے خلاف) ان لوگوں کی ہر قسم کی کوشش کی طرف توجہ کی ہے۔ ہم اس (کوشش) کو (اکارت اور) پر اگندہ دُھول کی طرح کر دیں گے۔

وَقَدْ مَنَّا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ  
فَجَعَلْنَاهُمْ هَبَاءً مَنْثُورًا (۲۳)

۲۴۔ جنتی لوگ ہی اس دن ٹھہرنے کے لحاظ سے بہتر ہوں گے اور استراحت کی جگہ کے لحاظ سے (بھی) زیادہ اچھے ہوں گے۔

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ  
مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا (۲۴)

۲۵۔ اور اس دن (کو بھی یاد کرو جب) آسمان برسنے والے بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے گا اور ملائکہ کثرت سے نازل کئے جائیں گے۔

۲۶۔ اُس دن حقیقی حکومت (خدائے) رَحْمٰن کی ہوگی اور وہ دن ان کافروں پر بہت سخت ہوگا۔

۲۷۔ اُس دن یہ ظالم (رِج و ندامت کے سبب) اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا: اے کاش! میں نے اس رسول کی ہمراہی میں راستہ اختیار کیا ہوتا۔

۲۸۔ وائے میری بد بختی۔ کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

۲۹۔ اس نے مجھے سرفرازی کے اس ذریعہ (-قرآن مجید) سے اس کے بعد بہکا دیا کہ وہ (رسول کے ذریعہ) میرے پاس آچکا تھا۔ اور شیطان ہمیشہ (وقت پر) انسان کو دغا دینے والا ہے۔

۳۰۔ یہ رسول کہے گا: اے میرے رب! میری قوم نے اس (خوبیوں بھرے) قرآن کو چھوڑی ہوئی چیز کی طرح قرار دے دیا تھا۔

وَيَوْمَ تَشْقُقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ  
وَتُزَلُّ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾

الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْخَبِيرُ لِلرَّحْمٰنِ  
وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا  
﴿٢٦﴾

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ  
يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ  
سَبِيلًا ﴿٢٧﴾

يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا  
خَلِيلًا ﴿٢٨﴾

لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذٍ  
جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ  
خَدُوْلًا ﴿٢٩﴾

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي  
اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوْرًا  
﴿٣٠﴾

۳۱۔ اسی طرح ہم نے مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے اور اپنے رب کو کافی سمجھو، تمہارا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لحاظ سے بالکل کافی ہے۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اور جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا کہا: اس (رسول) پر پورا قرآن اکھٹا ایک ہی بار کیوں نہ نازل کر دیا گیا۔ اسی طرح (ضروری تھا) تاکہ اس کے ذریعے ہم تمہارا دل مضبوط کرتے رہیں۔ اور (اکھٹا نازل نہ کرنے کے باوجود) ہم نے اسے نہایت اعلیٰ درجے کی ترتیب سے مرتب کیا ہے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۗ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور وہ تم پر جو اعتراض بھی کریں گے ہم (اس کے جواب میں پہلے ہی) حق و حکمت سے بھری ہوئی بات اور نہایت عمدہ بیان تمہارے پاس لاپچکے ہیں۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿۳۳﴾

۳۴۔ جو لوگ اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔ وہی بدتر حالت والے اور راستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۗ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۳۴﴾

۳۵۔ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارونؑ کو بوجھ بٹانے والا بنایا تھا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور ہم نے (ان سے) کہا تھا: تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہمارے احکام کی تکذیب کی ہے، پھر (جب ہمارے یہ رسول حق تبلیغ ادا کر چکے تو) ہم نے ان (مکذّبوں) کو پوری طرح ہلاک کر دیا۔

۳۷۔ اور قوم نوحؑ کو، جب انہوں نے رسول کی تکذیب کی، ہم نے غرق کر دیا اور انہیں لوگوں کیلئے (عبرت کا) ایک نشان بنایا۔ اور ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۳۸۔ اور عاد اور ثمود اور أصحاب الرّیّ اور ان کے درمیان اور بہت سی قوموں کو (ہلاک کیا)۔

۳۹۔ اور سبھی (کی ہدایت) کیلئے ہم نے اعلیٰ درجے کی نصح بیان کیں اور (جب وہ شرارت سے باز نہ آئے تو) سب کو کھیتاً برباد کر دیا۔

۴۰۔ اور یہ (اہل مکہ قوم لوطؑ کی) اس بستی کے پاس سے گزرتے رہے ہیں جن پر (پتھروں کی) تکلیف دہ بارش برسائی گئی تھی، تو کیا یہ اس (بستی اور سدوم کے نشانات) کو نہیں دیکھتے، بلکہ (انکار کی) اصل وجہ یہ ہے کہ یہ دوبارہ جی اٹھنے کی توقع ہی نہیں رکھتے (اور قیامت کے منکر ہیں)۔

فَقُلْنَا اِذْهَبَا اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوْا الرَّسُوْلَ اَعْرَفْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِّلنَّاسِ آيَةً ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾

وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَاَصْحَابَ الرَّسِيْ وَّقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

وَكُلًّا صَدْرَبْنَا لَهُ الْاَمْطَالَ وَّكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

وَلَقَدْ اَنْزَا عَلٰی الْقَرْيَةِ النَّبِيِّ اَمْطَرَ السَّوِّءِ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُوْنَهَا ۗ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نَشُوْرًا ﴿۴۰﴾

۴۱۔ اور جب یہ تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں حقیر قرار دیتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا یہی وہ ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾

۴۲۔ یہ تو ہمیں ہمارے معبودوں سے، اگر ہم ان پر قائم نہ رہتے، بہکانے ہی لگا تھا۔ وہ وقت دور نہیں جب وہ عذاب دیکھیں گے تو انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ راستے سے کون بالکل بھٹکا ہوا تھا۔

إِن كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَدَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلَّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾

۴۳۔ کیا تم نے اس شخص کی حالت پر غور کیا ہے جس نے اپنا معبود اپنی گری ہوئی خواہش کو بنا لیا، تو کیا تم ایسے شخص پر نگہبان ہو سکتے ہو۔

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهُهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾

۴۴۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان (مخالفوں) میں سے اکثر (تمہاری بات) سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ طور طریق کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِن هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾

۴۵۔ کیا تم نے اپنے رب (کے اس عجیب کام) کو نہیں دیکھا کہ اس نے کس طرح سایہ لمبا کیا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کر دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس کا راہ نما بنایا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾

۳۶۔ پھر (جیسے جیسے سورج اوپر اٹھتا جاتا ہے) تو اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾

۳۷۔ اور وہی (خدائے عظیم) ہے جس نے تمہارے لئے رات پردہ پوشی کا ذریعہ بنائی اور نیند آرام کا موجب اور دن کو (معاش کے لئے) منتشر ہو جانے کا وقت مقرر کیا۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾

۳۸۔ اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت سے آگے آگے ہوائیں بشارت دینے کے لئے بھیجیں اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا۔

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾

۳۹۔ تاکہ اس کے ذریعے مردہ شہر کو زندہ کریں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو اس (پانی) سے سیراب کریں۔

لِنُحْيِيَ بِهِ بَلَدًا مَيِّتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾

۵۰۔ اور ہم نے یہ (مضمون) ان لوگوں کے سامنے طرح طرح کے پیرائیوں میں بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں، لیکن اکثر لوگوں نے کفر کے سوا ہر دوسرا راستہ اختیار کرنے سے انکار کیا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيهِ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾

۵۱۔ اگر ہم چاہتے تو (عالمگیر نبوت کے بجائے اس وقت بھی) ہر بستی میں ایک متنبہ کرنے والا (رسول) بھیج دیتے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾

۵۲۔ پس تم کافروں کی بات نہ مانو اور اس (قرآن) کے ذریعے ان سے جہاد کبیر کرو۔

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ  
جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾

۵۳۔ وہی (خدائے عظیم) ہے جس نے دو بڑے بڑے پانیوں کو باہم ملا یا ہے (جن میں سے) یہ (ایک) میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا اور یہ (دوسرا) نمکین کڑوا اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور بہت بڑی روک بنا دی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا  
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ  
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا  
مَحْجُورًا ﴿٥٣﴾

۵۴۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اُسے جدی نسب اور سسرال (والا) بنایا اور تمہارا رب بہت قدر والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا  
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ  
قَدِيرًا ﴿٥٤﴾

۵۵۔ اور یہ (کافر) اللہ کے علاوہ اس کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ فائدہ دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتا ہے، اور کافر اپنے رب کے خلاف (حق کے مخالفوں کا) مددگار بننا رہتا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا  
يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ  
الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾

۵۶۔ اور ہم نے تو تمہیں بشارت دینے والا اور متنہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا  
﴿٥٦﴾

۵۷۔ کہہ دیجئے: میں تم سے اس (انذار اور تبشیر) کا کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، ہاں جو چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والا) راستہ اختیار کر لے (بس یہی میرا اجر ہے)۔

۵۸۔ اور تم زندہ (خدا) پر توکل کرو جو کبھی نہیں مرتا اور اس کی توصیف کے ساتھ اس کا ہر قسم کے عیوب سے مبرا ہونا بھی بیان کر دو اور (یہ بھی بتاؤ کہ) وہ اپنے بندوں کے قصوروں سے خوب باخبر رہنے کے لحاظ سے کافی ہے۔

۵۹۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی موجودات کو چھ ادوار میں پیدا کیا۔ نیز وہ (حکومت کے) عرش پر بھی مضبوطی سے قائم ہے (جس سے اسکی تنظیمی صفات ظاہر ہو رہی ہیں) بے حد رحمت والا اور بلا مبادلہ دینے والا ہے، سو اس کے متعلق اس سے (محمد رسول اللہ ﷺ سے) دریافت کرو جو خوب باخبر ہے۔

۶۰۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس (بے حد رحمت والے خدائے) رحمن کے فرمانبردار بنو تو وہ کہتے ہیں کہ یہ رحمن کون ہے۔ کیا جس کی اطاعت کی تو ہمیں تلقین کرتا ہے بس ہم اس کی

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾

وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴿٦٠﴾

فرمانبرداری کر لیں اور (ان کی اس بات نے)  
انہیں نفرت میں اور بھی بڑھا دیا۔

۶۱۔ جس (خدائے عظیم) نے آسمان میں روشن  
ستارے بنائے اور اس میں سورج اور نور دینے والا  
چاند بنایا وہ بہت ہی برکتوں والا ہے۔

۶۲۔ اور وہی ہے جس نے ہر اس شخص کیلئے جس  
نے نصیحت حاصل کرنا چاہی اور شکر ادا کرنا چاہا  
رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنا  
یا ہے۔

۶۳۔ اور (خدائے) رحمن کے بندے تو وہ ہیں جو  
زمین میں وقار کی روش اختیار کرتے ہیں اور جب  
جاہل انہیں خطاب کریں تو (ان سے الجھتے نہیں  
بلکہ) سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

۶۴۔ اور وہ اپنے رب کیلئے سجدہ کرتے ہوئے اور  
قیام کی حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں۔

۶۵۔ اور وہ (دُعاؤں میں) کہتے ہیں: ہمارے  
رب! ہم سے جہنم کا عذاب دور فرما۔ اس کا عذاب  
تو بہت ہی سخت ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ  
بُزُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا  
مُنِيرًا ﴿٦١﴾

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ  
خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ  
شُكْرًا ﴿٦٢﴾

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ  
عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ  
الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾

وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجْدًا  
وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا  
عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ  
غَرَامًا ﴿٦٥﴾

۶۶۔ اور وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی اور مستقل ٹھہرنے کے طور پر بھی یقیناً بہت بُری جگہ ہے۔

۶۷۔ اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا خرچ کرتے ہیں اور نہ بخل ہی سے کام لیتے ہیں اور (ان کا خرچ) اس کے درمیان (اعتدال پر) ہوتا ہے۔

۶۸۔ اور وہ اللہ کے ساتھ کسی کو بطور معبود نہیں پکارتے اور کسی شخص کو جسے اللہ نے حفاظت بخشی ہو (قانونی) حق کے سوا قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ (اس) گناہ کی سزا پائے گا۔

۶۹۔ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل ہو کر رہ پڑے گا۔

۷۰۔ مگر جنہوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور مناسب اعمال بجالا رہے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کی بُرائیاں اللہ نے بھلائیوں سے بدل دی ہیں اور اللہ بہت حفاظت کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے،

إِنَّمَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٠﴾

۷۱۔ اور جس نے توبہ کی اور اس کے مطابق اعمال بجالایا تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۷۲۔ اور وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغوبات کے پاس سے ان کا گزر ہو جائے تو (اس میں شریک نہیں ہوتے بلکہ) شریفانہ طور پر گزر جاتے ہیں۔

۷۳۔ اور وہ لوگ کہ جب ان کے رب کے احکام انہیں یاد دلائے جاتے ہیں تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

۷۴۔ اور (دعاؤں میں) کہتے ہیں: ہمارے رب! ہمارے ازواج اور اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

۷۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں نیکی پر قائم رہنے کی وجہ سے بدلے میں بلند مقام دیا جائے گا اور اس میں انہیں دعا اور سلامتی پہنچائی جائے گی۔

۷۶۔ وہ اس میں رہ پڑنے والے ہوں گے، وہ یقیناً اچھی قرار گاہ اور ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿۷۲﴾

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿۷۴﴾

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْعُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿۷۵﴾

خَالِدِينَ فِيهَا حَسَنَاتٌ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿۷۶﴾

۷۷۔ کہہ دیجئے: اگر تمہاری (طرف سے) دعا (واستغفار) نہ ہو تو میرا رب تمہاری کچھ بھی پر واہ نہیں کرے گا۔ اب کہ تم نے (کلام الہی کی) تکذیب کر دی ہے تو (اس کی سزا) تمہارے لازم حال ہوگی۔

قُلْ مَا يَعْزُبُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا  
دُعَاؤُكُمْ<sup>ط</sup> فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ  
يَكُونُ لَكُمْ لِيَامًا (۷۷)

﴿۷۷﴾  
۴

## (26) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے  
(میں سورۃ الشعراء پڑھنا شروع کرتا/کرتی ہوں)۔

- |   |  |
|---|--|
| <p>۱- طَسَمَ (- اللہ لطیف، سمیع اور علیم ہے)۔<br/>(ابن جریر: جامع البیان فی تفسیر القرآن)</p> <p>۲- یہ اپنے مطالب کھول کر بیان کرنے والی کامل کتاب کی آیتیں ہیں۔</p> <p>۳- شاید تم (اس غم میں) اپنے آپ کو مضحل کر دینے والے ہو کہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہوتے۔</p> <p>۴- ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ایسا نشان نازل کر دیں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی ہوئی ہوں۔</p> <p>۵- ان کے پاس (خدائے) رحمن کی طرف سے نئے پیرائے میں جو پیغام بھی آتا ہے وہ اس سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔</p> | <p>طَسَمَ ﴿۱﴾</p> <p>تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿۲﴾</p> <p>لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۳﴾</p> <p>إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿۴﴾</p> <p>وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿۵﴾</p> |
|---|--|

۶۔ اب کہ یہ (پیغام الہی کو) جھٹلا چکے ہیں اس لیے ان کے پاس عنقریب اس (جرم کی سزا کے ناکند ہونے اور فتح اسلام) کی عظیم الشان خبریں پہنچ جائیں گی جس کی بنا پر وہ تحقیر کیا کرتے تھے۔

۷۔ کیا وہ زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اُس میں کتنے ہر قسم کے عمدہ جوڑے اگائے ہیں۔

۸۔ اس میں یقیناً ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ ہوئے۔

۹۔ اور تمہارا رب ہی یقیناً سب پر غالب ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۔ اور (اس وقت کا تصور کرو) جب تمہارے رب نے موسیٰ کو پکارا تھا (اور کہا تھا) کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔

۱۱۔ فرعونیوں کے پاس، (اور ان سے کہو کہ) کیا وہ تقویٰ سے کام نہیں لیں گے۔

۱۲۔ موسیٰ نے کہا: میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا  
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦﴾

أُولَٰئِكَ يَرُدُّ إِلَى الْأَرْضِ كَمَا أَنْبَأْنَا  
فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ  
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ  
الرَّحِيمُ ﴿٩﴾

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنْ ائْتِ  
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۗ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿١١﴾

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ  
﴿١٢﴾

۱۳۔ اور میرا سینہ تنگی محسوس کرے گا اور میری زبان ناچلے گی، آپ ہارون کی طرف (میری مدد کیلئے) وحی بھیجئے۔

۱۴۔ اور ان لوگوں کا میرے خلاف ایک الزام بھی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے (اور آپ کا پیغام نہ پہنچ سکے گا)۔

۱۵۔ (اللہ نے) فرمایا: ہر گز نہیں۔ تم دونوں ہمارے پیغامات لے کر جاؤ اور ہم تمہارے (اور تمہارے ساتھیوں) کے ساتھ (تمہاری دعائیں) سننے والے ہوں گے۔

۱۶۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو: ہم سب جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔

۱۷۔ (تمہارے لیے اس کا یہ حکم ہے) کہ ہمارے ساتھ نبی اسرائیل کو بھیج دو۔

۱۸۔ (چنانچہ موسیٰ و ہارون فرعون کے پاس پہنچے اور فرعون نے) کہا: کیا ہم نے اپنے ہاں تجھے اس وقت نہیں پالا پوسا تھا جب کہ تو ابھی بچہ تھا اور تو ہم میں اپنی عمر کے کئی برس رہا۔

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي  
فَأَرْسِلْ إِلَيَّ هَارُونَ ﴿۱۳﴾

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ  
يَقْتُلُونِ ﴿۱۴﴾

قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ  
مُسْتَمْعُونَ ﴿۱۵﴾

فَأْتِنَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ  
﴿۱۷﴾

قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ  
فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ اور تو نے اپنا وہ کام بھی کیا جو تو کر چکا ہے اور تو ناشکر گزاروں میں سے ہے۔

وَفَعَلْتَ فَعَلْتَ اللَّهُ فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (۱۹)

۲۰۔ (موسیٰ نے) کہا: (جس کام کا تم ذکر کر رہے ہو) میں نے اس کا ارتکاب اس وقت کیا تھا جب میں (اپنی قوم کی) محبت میں گم تھا۔

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ (۲۰)

۲۱۔ پھر جب مجھے تم سے اندیشہ محسوس ہوا تو میں تم سے بھاگ کر چلا گیا۔ پھر میرے رب نے مجھے فہم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں سے (ایک رسول) بنا دیا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ (۲۱)

۲۲۔ اور یہ (مجھے پالنے کا حقیر سا) احسان جو تم مجھ پر جتاتے ہو (کیا اس بات کہ لیے وجہ جواز ہے) کہ تم نے (بلا قصور) نبی اسرائیل (کی پوری کی پوری قوم) کو غلام بنا رکھا ہے۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ (۲۲)

۲۳۔ فرعون نے (شر مندہ ہو کر) بات پھیرتے ہوئے (کہا: (یہ) سب جہانوں کا رب کون ہے (جس کی طرف سے مامور ہونے کے مدعی ہو)۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ (۲۳)

۲۴۔ (موسیٰ نے) کہا: آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی موجودات کا رب۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو (تو تمہیں اس تشریح سے فائدہ اٹھانا چاہئے)۔

قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنُتُمْ مُوقِنِينَ (۲۴)

۲۵۔ (اس پر فرعون نے) اپنے ارد گرد کے لوگوں سے کہا: کیا تم سنتے نہیں (کہ کیا کہا جا رہا ہے)۔

۲۶۔ (موسیٰ نے کلام جاری رکھتے ہوئے) کہا: (وہی جو) تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے باپ دادا کا بھی رب تھا۔

۲۷۔ (فرعون نے اپنے شرفائے دربار سے) کہا: تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے۔

۲۸۔ (موسیٰ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے) کہا: جہانوں کا رب وہی ہے جو مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی موجودات کا رب ہے، اگر تم عقل سے کام لو (تو ہدایت پاسکتے ہو)۔

۲۹۔ (فرعون نے) کہا: اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو تجھے قیدیوں میں شامل کر دوں گا۔

۳۰۔ (موسیٰ نے) کہا: اس صورت میں بھی کہ میں (اپنی سچائی) عیاں کر دینے والی کوئی چیز تمہارے سامنے پیش کر دوں۔

۳۱۔ (فرعون نے) کہا: اگر تو راست بازوں میں سے ہے تو وہ لے آ۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْمَعُونَ ﴿۲۵﴾

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۶﴾

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿۲۷﴾

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط إِنَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۲۸﴾

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَهًا غَيْرِي لِأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿۲۹﴾

قَالَ أَوْلَوْ جِئْتِكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿۳۰﴾

قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ تب موسیٰؑ نے اپنا عصا (زمین پر) دھر دیا تو دیکھو! وہ صاف صاف نظر آنے والا اثر دہا تھا۔

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے بالکل روشن تھا۔

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاطِرِينَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ (فرعون نے) اپنے ارد گرد کے شرفائے دربار سے کہا: یہ یقیناً ایک ماہر جادو گر ہے۔

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا السَّاحِرُ عَلِيمٌ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے۔ سو کیا مشورہ دیتے ہو۔

يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ انہوں نے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو روک لیجئے اور شہروں میں اکٹھا کرنے والے نقیب بھیج دیجئے۔

قَالُوا أُرَجِّهِ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ خَاشِعِينَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ وہ ہر ایک ماہر جادو گر کو آپ کے پاس لے آئیں

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرٍ عَلِيمٍ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ تب بروز معلوم مقررہ وقت اور جگہ پر جادو گر جمع کر لیے گئے،

فَجَمَعَ السَّحَرَةَ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ اور لوگوں سے کہا گیا: جلد جلد جمع ہو جاؤ۔

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ ﴿۳۹﴾

۳۰۔ تاکہ ہم جادو گروں کی، اگر وہ غالب ہوں، اتباع کریں۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعَ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمْ  
الْغَالِبِينَ ﴿۴۰﴾

۳۱۔ چنانچہ جب جادو گر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم ہی غالب ہوئے تو کیا ہمیں ضرور اس کا کوئی بڑا صلہ ملے گا۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ  
أَيُّنَ لَنَا لِأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ  
الْغَالِبِينَ ﴿۴۱﴾

۳۲۔ (فرعون نے) کہا: ہاں، اور تم تو اس صورت میں یقیناً (میرے) مقررہوں میں سے ہو جاؤ گے۔

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَمِنَ  
الْمُقَدَّرِينَ ﴿۴۲﴾

۳۳۔ موسیٰ نے ان (جادو گروں) کو کہا: جو کچھ (جادو کی چیزیں) تم پیش کرنے والے ہو پیش کرو۔

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ  
مُلْقُونَ ﴿۴۳﴾

۳۴۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنے سونے (زمین پر) دھر دیئے اور کہا: فرعون کے اقبال سے! ہم ہی یقیناً غالب ہیں۔

فَأَلْقُوا جِبَالَهُمْ وَعَصِيَّهُمْ وَقَالُوا  
بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ  
﴿۴۴﴾

۳۵۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر دھر اسودیکھو! وہ جلد جلد ان کا افتراء تباہ کرنے لگا۔

فَأَلْفَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ  
مَا يَأْتِيكُونَ ﴿۴۵﴾

۳۶۔ اس پر جادو گر (بے اختیار) سجدے میں ڈال دئے گئے۔

فَأَلْفَىٰ السَّحَرَةَ سَاجِدِينَ ﴿۴۶﴾

۳۷۔ انہوں نے کہا: ہم سب جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۷﴾

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔

قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ  
إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ  
السِّحْرَ فَلَسَوْتَ تَعْلَمُونَ  
لَأَقْطِعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأْمُرُجُلَكُمْ مِنْ  
خِلَافٍ وَأَلْصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ  
﴿٤٩﴾

۴۹۔ (اس پر فرعون نے) کہا: اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے ہو۔ یہ یقیناً تمہارا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ تمہیں ابھی (اپنا بھیانک انجام) معلوم ہو جاتا ہے۔ میں (تمہارے اس میرے) خلاف جانے کی وجہ سے ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں اچھی طرح کاٹ دوں گا اور تم سب کو صلیب دے کر یقیناً مار ڈالوں گا۔

قَالُوا لَا صَبِيرٌ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ  
﴿٥٠﴾

۵۰۔ انہوں نے کہا (ہم) کوئی معمولی سا حرج بھی (ان تکلیفوں میں) نہیں دیکھتے آخر ہم اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا  
خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوْلَىٰ  
الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾

۵۱۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں اس وجہ سے معاف کر دے گا کہ ہم ہی سب سے پہلے مومن بنے ہیں۔

<sup>3</sup>  
﴿٥١﴾  
7

۵۲۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ راتوں رات میرے (اسرائیلی) بندوں کو لے جاؤ، تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ  
بِعِبَادِي إِنَّكُمْ مُتَّبِعُونَ ﴿٥٢﴾

۵۳۔ پھر فرعون نے (یہ کہہ کر) شہروں کی طرف  
(لشکر) اکٹھے کرنے کیلئے نقیب بھیجے۔

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ  
حَاشِرِينَ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ کہ یہ (اسرائیلیوں کی) یقیناً ایک تھوڑی سی  
ذلیل جماعت ہے۔

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ  
﴿۵۴﴾

۵۵۔ (اور اس کے باوجود انہیں جرأت ہے کہ وہ  
ہمیں ناراض کرنے والے ہیں۔

وَأَنَّهُمْ لَتَالْعَائِطُونَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ اور (ان کے مقابلے میں) ہم بہت محتاط اور  
باساز و سامان ایک بڑی جماعت ہیں۔

وَأِنَّا لَجَمِيعٌ حَازِمُونَ ﴿۵۶﴾

۵۷۔ تب ہم نے ان (فرعونی لشکروں) کو باغوں  
اور چشموں (کی سرزمین) سے نکال دیا۔

فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ  
﴿۵۷﴾

۵۸۔ اور خزانوں اور اعلیٰ درجے کی جگہ سے؛

وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۵۸﴾

۵۹۔ ایسا ہی ہوا اور ہم نے ان (جیسی چیزوں) کا  
وارث بنی اسرائیل کو کر دیا۔

كَذَلِكَ وَأَوْفَيْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ  
﴿۵۹﴾

۶۰۔ سو انہوں نے (فرعونی لشکروں نے) سورج  
طلوع ہوتے ہی ان کا تعاقب کیا۔

فَأَتَّبَعُوهُمْ مُشْرِقِينَ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو  
دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: ہم تو پکڑے  
گئے۔

فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ  
أَصْحَابُ مُوسَى إِنَّا لَمُدْرَكُونَ  
﴿۶۱﴾

قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ  
(۶۲)

۶۲۔ (موسیٰ نے) کہا: ہر گز نہیں میرا رب یقیناً  
میرے ساتھ ہے وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے  
گا۔

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ  
بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ  
فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ (۶۳)

۶۳۔ سو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا  
عصا سمندر پر مارو، چنانچہ وہ (سمندر) پھٹ گیا  
(۔ پانی ہٹ کر پیچھے ہو گیا) اور (دیکھو! دونوں  
فریقوں کا) ہر ایک حصہ ایک بڑے تودے کی  
طرح تھا۔

وَأَرْسَلْنَا تَمَّ الْأَخْرِيْنَ (۶۴)

۶۴۔ اور ہم وہیں دوسروں (۔ فرعونوں) کو  
قریب لے آئے۔

وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ  
(۶۵)

۶۵۔ اور ہم نے موسیٰ کو اور جو اس کے ساتھ تھے  
ان سب کو نجات دی۔

ثُمَّ أَعْرَفْنَا الْأَخْرِيْنَ (۶۶)

۶۶۔ پھر ہم نے یہ دوسرے غرق کر دیئے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ  
أَعْيُنُهُمْ مُّؤْمِنِينَ (۶۷)

۶۷۔ اس (واقعہ) میں یقیناً ایک بڑا نشان ہے لیکن  
ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ ہوئے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْعَزِيزُ  
الرَّحِيمُ (۶۸)

۶۸۔ اور تمہارا رب ہی یقیناً سب پر غالب ہے، بار  
بار رحم کرنے والا ہے۔

<sup>4</sup>/<sub>۱۷</sub>/<sub>8</sub>

وَأَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ  
(۶۹)

۶۹۔ اور انہیں ابراہیمؑ کا اہم واقعہ سناؤ۔

۷۰۔ جب اس نے اپنے بزرگ سے اور اپنی قوم سے کہا: تم کسے پوجتے ہو۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿۷۰﴾

۷۱۔ انہوں نے کہا: ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ہمیشہ انہیں کی پرستش میں لگے رہیں گے۔

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَنْظِلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿۷۱﴾

۷۲۔ (ابراہیمؑ نے) کہا: جب تم (انہیں) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری (بات) سننے ہیں،

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمُ إِذْ تَدْعُونَ ﴿۷۲﴾

۷۳۔ یا تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں۔

أَوْ يَنْفَعُكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿۷۳﴾

۷۴۔ انہوں نے کہا: ایسا تو نہیں لیکن ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿۷۴﴾

۷۵۔ (ابراہیمؑ نے) کہا: تو کیا تم نے غور کیا کہ جس کی تم پرستش کرتے چلے آئے ہو،

قَالَ أَفَرَ أَيْتُمُ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿۷۵﴾

۷۶۔ تم اور تمہارے پرانے باپ دادا،

أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ الْأَقْدَامُونَ ﴿۷۶﴾

۷۷۔ وہ (سب کے سب) میرے تو دشمن ہی ہیں، سب جہانوں کے رب کے سوا (کہ وہ میرا دشمن نہیں)۔

فَأَنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۷۷﴾

۷۸۔ اُسی نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے منزل مقصود تک بھی پہنچائے گا۔

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿۷۸﴾

- ۷۹۔ اور جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔  
وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ  
(۷۹)۔
- ۸۰۔ اور جب میں (اپنی غلطی سے) بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی (اپنی رحمت سے) مجھے شفا دیتا ہے۔  
وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۸۰)۔
- ۸۱۔ اور جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندہ کرے گا؛  
وَالَّذِي يُمَيِّتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (۸۱)۔
- ۸۲۔ اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ جزا و سزا کے وقت وہ میری خطاؤں کی پردہ پوشی کرے گا۔  
وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي  
يَوْمَ الدِّينِ (۸۲)۔
- ۸۳۔ (اس کے بعد ابراہیمؑ نے دعا کی) میرے رب! مجھے مستحکم تعلیم عطا فرما اور مجھے مناسب اعمال بجالانے والوں میں شامل فرما،  
رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي  
بِالصَّالِحِينَ (۸۳)۔
- ۸۴۔ اور بعد میں آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر جاری فرما،  
وَأَجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي  
الْآخِرِينَ (۸۴)۔
- ۸۵۔ اور مجھے با کثرت نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنائیں۔  
وَأَجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ  
(۸۵)۔
- ۸۶۔ اور میرے بزرگ کو معاف فرما، وہ گم کردہ راہ لوگوں میں سے ہے،  
وَاعْفُ رِّدِّي لِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ  
(۸۶)۔
- ۸۷۔ اور جس دن بعد از مرگ لوگ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے مجھے رُسوانہ کیجئے۔  
وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ (۸۷)۔

۸۸۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے (کام آئیں گے)۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ ہاں (وہی نجات پائے گا) جو اللہ کے پاس ظاہری اور باطنی بُرائیوں سے محفوظ دل لے کر آئے گا۔

إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۸۹﴾

۹۰۔ اور (جس دن) جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۹۰﴾

۹۱۔ اور جہنم کو گمراہوں کے لئے بالکل ظاہر کر دیا جائے گا۔

وَبُزِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿۹۱﴾

۹۲۔ اور جس دن انہیں کہا جائے گا: وہ کہاں ہیں جن کی تم پرستش کیا کرتے تھے۔

وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿۹۲﴾

۹۳۔ اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا کسی (کو) سزا دے سکتے ہیں۔

مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿۹۳﴾

۹۴۔ پھر وہ (باطل معبود) اور تمام گمراہ اس (جہنم) کی گہرائی میں بار بار اوندھے ڈالے جائیں گے۔

فَكَبُكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿۹۴﴾

۹۵۔ نیز ابلیس کے مددگار سب کے سب۔

وَجُنُودُ إبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿۹۵﴾

۹۶۔ جب وہ باہم اس (جہنم) میں جھگڑ رہے ہوں گے، کہیں گے:

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿۹۶﴾

- ۹۷۔ بخدا! ہم تو صریح گمراہی میں تھے۔  
تَاللَّهِ إِنَّ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ  
(۹۷)۔
- ۹۸۔ جب ہم تمہیں سب جہانوں کے رب کے  
إِذْ نُسَوِّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ  
برابر درجہ دیتے تھے۔  
(۹۸)۔
- ۹۹۔ اور ہمیں تو مجرموں ہی نے گمراہ کیا تھا۔  
وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ (۹۹)۔
- ۱۰۰۔ پس (آج) نہ کوئی ہماری شفاعت کرنے والا  
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ (۱۰۰)۔  
ہے،
- ۱۰۱۔ اور نہ کوئی گرم جوش دوست،  
وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ (۱۰۱)۔
- ۱۰۲۔ سوا اگر ہمارے لئے (دنیا میں) پلٹ جانا ممکن  
فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونُ مِنَ  
ہو تو ہم مومنوں میں شامل ہو جائیں۔  
الْمُؤْمِنِينَ (۱۰۲)۔
- ۱۰۳۔ (ابراہیمؑ کے) اس (واقعہ) میں یقیناً ایک بڑا  
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ  
نشان ہے لیکن ان میں اکثر ایمان لانے والے نہ  
أَكْفَرَهُمْ مُّؤْمِنِينَ (۱۰۳)۔  
ہوئے۔
- ۱۰۴۔ اور تمہارا رب ہی سب پر غالب ہے، بار بار  
وَأِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْعَزِيزُ  
رحم کرنے والا ہے۔  
الرَّحِيمُ (۱۰۴)۔
- ۱۰۵۔ نوحؑ کی قوم نے رسولوں کی تکذیب کی  
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ  
تھی۔  
(۱۰۵)۔

۱۰۶۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب ان کے بھائی نوحؑ نے ان سے کہا تھا: کیا تم تقویٰ نہیں اختیار کرو گے۔

۱۰۷۔ میں تمہارے لئے امین رسول ہوں۔

۱۰۸۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۰۹۔ اور میں اس کے عوض تم سے کوئی صلہ تو نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو بس سب جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

۱۱۰۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۱۱۔ (منکروں نے) کہا: کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ نہایت ادنیٰ درجہ کے لوگوں نے تیری اتباع کی ہے۔

۱۱۲۔ (نوحؑ نے) کہا: مجھے علم نہیں کہ وہ کیا (نیک) اعمال بجالایا کرتے تھے۔ (جن کی وجہ سے انہیں قبولیت حق کی سعادت نصیب ہوئی)۔

۱۱۳۔ ان کا حساب میرے رب کے ذمہ ہے، کاش! تم سمجھ سے کام لو۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۰۶﴾

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۰۷﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿۱۰۸﴾

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰۹﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿۱۱۰﴾

قَالُوا أَنْتُمْ مِنْ لَدُنْكَ وَأَتَّبَعْنَاكَ الْآرْذَلُونَ ﴿۱۱۱﴾

قَالَ وَمَا عَلِمِي بِهِم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۲﴾

إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۴۔ میں ان مومنوں کو حقیر قرار دے کر ہرگز نکالنے والا نہیں۔

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۵۔ میں تو صرف صاف صاف متنبہ کرنے والا (رسول) ہوں۔

إِن أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۶۔ انہوں نے کہا: اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو ضرور ان میں سے ہو جائے گا جنہیں الگ کر دیا جاتا ہے۔

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنْتَهَ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ  
مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۷۔ انہوں نے کہا: میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ  
﴿۱۱۷﴾

۱۱۸۔ سو میرے اور ان کے درمیان قطع فیصلہ فرما اور مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں انہیں نجات عطا کریں۔

فَأَفْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي  
وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۹۔ آخر کار ہم نے اسے اور جو مومن اس کے ساتھ تھے انہیں بھری ہوئی کشتی کے ذریعے نجات دی۔

فَأَجْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِّ  
الْمَشْحُونِ ﴿۱۱۹﴾

۱۲۰۔ اور اس کے بعد باقی ماندہ لوگ غرق کر دیے۔

ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۱۔ اس میں یقیناً ایک بہت بڑا نشان تھا لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ  
أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۲۔ اور تمہارا رب ہی یقیناً سب پر غالب ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ  
الرَّحِيمُ (۱۲۲)

۱۲۳۔ (قوم) عادی نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِينَ (۱۲۳)

۱۲۴۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب ان کے بھائی ہو دئے ان سے کہا: کیا تم تقویٰ نہیں اختیار کرو گے۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ (۱۲۴)

۱۲۵۔ میں تمہارے لئے امین رسول ہوں۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (۱۲۵)

۱۲۶۔ پس اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا (۱۲۶)

۱۲۷۔ اور میں اس (وعظ و نصیحت) کے عوض کوئی صلہ تو نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو سب جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۲۷)

۱۲۸۔ (یہ تمہارا) کیا (حال ہے) تم ہر اونچی جگہ پر بلند عمارت بناتے ہو، عبث کام کرتے ہو۔

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ (۱۲۸)

۱۲۹۔ اور صنعت گاہیں بناتے ہو تاکہ زیادہ عرصہ تک قائم رہو۔

وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ (۱۲۹)

۱۳۰۔ جب تم (کسی) کو پکڑتے ہو تو سرکش لوگوں کی طرح پکڑتے ہو۔

وَإِذَا بَطِشْتُمْ بَطِشْتُمْ جَبَّارِينَ (۱۳۰)

۱۳۱۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا (۱۳۱)

۱۳۲۔ اور اس ذات کو سپر بناؤ جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم جانتے ہو۔

وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ (۱۳۲)

۱۳۳۔ جس نے چوپایوں اور آل و اولاد سے تمہاری مدد کی۔

أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ (۱۳۳)

۱۳۴۔ بانگوں اور چشموں سے۔

وَجَنَائِدٍ وَعُيُونٍ (۱۳۴)

۱۳۵۔ میں تم پر ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب (کے نازل ہونے) سے ڈرتا ہوں۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (۱۳۵)

۱۳۶۔ انہوں نے کہا: تیرا وعظ کرنا یا وعظ کرنے والوں میں سے نہ ہونا ہمارے لیے برابر ہے۔

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَضْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ (۱۳۶)

۱۳۷۔ یہ (وعظ و نصیحت) محض پہلے لوگوں کی عادت ہے۔

إِنَّ هَذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ (۱۳۷)

۱۳۸۔ ہم ہر گز عذاب میں مبتلا کیے جانے والے نہیں۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ (۱۳۸)

۱۳۹۔ سو انہوں نے اس کی تکذیب کی، جس پر ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اس (واقعہ) میں ایک بڑا نشان تھا لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ بنے

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۗ وَمَا كَانَ أَكْفَرَهُمْ مُّؤْمِنِينَ (۱۳۹)

۱۴۰۔ اور تمہارا رب ہی یقیناً سب پر غالب، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾

<sup>7</sup>  
ع  
11

۱۴۱۔ (قوم) تمہود نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۲۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب ان کے بھائی صالحؑ نے انہیں کہا تھا۔ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۳۔ میں تمہارے لئے امین رسول ہوں۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۴۔ پس اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿۱۴۴﴾

۱۴۵۔ اس کے عوض میں تم سے کوئی صلہ تو نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس سب جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۶۔ کیا تم ان چیزوں میں جو یہاں ہیں با امن چھوڑ دیئے جاؤ گے۔

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۷۔ بانگوں اور چشموں (والی جگہوں) میں۔

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۸۔ اور کھیتوں اور کھجوروں کے درختوں (والے باغات) میں جن کا خوشہ پھل کے بوجھ سے ٹوٹا جا رہا ہے۔

وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۹۔ اور تم پہاڑوں میں (انہیں) ہنر مندی سے تراش کر اور اتراتے ہوئے گھر بناتے ہو۔

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا  
فَارِهِينَ ﴿۱۴۹﴾

۱۵۰۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو،

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا لِي ﴿۱۵۰﴾

۱۵۱۔ اور حد سے بڑھ جانے والوں کی بات نہ مانو،

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ  
﴿۱۵۱﴾

۱۵۲۔ جو ملک میں فساد برپا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا  
يُصْلِحُونَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۳۔ انہوں نے کہا تو ان لوگوں میں سے ہے جو کھانے (پینے) کے محتاج ہیں۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ  
﴿۱۵۳﴾

۱۵۴۔ تو تو ہماری طرح کا انسان ہے۔ اگر تو راستبازوں میں سے ہے تو کوئی نشان لا۔

مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ  
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۵۔ انہوں نے کہا: یہ ایک اونٹنی ہے۔ اس کیلئے پانی کا حصہ ہے اور تمہارے لیے ایک معلوم وقت پانی کا حصہ ہے۔

قَالَ هَذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ  
شِرْبٌ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۶۔ اسے تکلیف نہ دینا ورنہ ایک بڑے سخت (ہولناک) دن کا عذاب تمہیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ  
عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۷۔ مگر انہوں نے (اوٹنی) کی کو نچیں کاٹ دیں، پھر پشیمان ہوئے۔

فَعَقَرُوهَا فَاصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿۱۵۷﴾

۱۵۸۔ تب انہیں اس (موعود) عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ اس میں یقیناً ایک بہت بڑا نشان تھا لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ بنے۔

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۹۔ اور تمہارا رب ہی یقیناً سب پر غالب ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۵۹﴾

۱۶۰۔ لوط کی قوم نے بھی رسولوں کی تکذیب کی۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۱۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب ان کے بھائی لوط نے انہیں کہا تھا: کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطُ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۲۔ میں تمہارے لئے امین رسول ہوں۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۳۔ سو اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿۱۶۳﴾

۱۶۴۔ اس کے عوض میں تم سے کوئی صلہ تو نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس سب جہانوں کے رب کے ذمے ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۵۔ کیا تم (جنسی تسکین کیلئے) دُنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں کے پاس جاتے ہو۔

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۶۔ اور اپنی بیویوں کو چھوڑتے ہو جنہیں تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۷۔ انہوں نے کہا: اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تو ضرور (ملک سے) نکالے ہوئے لوگوں میں شامل ہو جائے گا۔

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۸۔ (لوطؑ نے) کہا: میں تمہارے (اس گندے) عمل سے یقیناً سخت نفرت کرنے والوں میں سے ہوں۔

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۹۔ میرے رب! مجھے اور میرے تبعین کو ان کے اعمال (کے برے نتائج) سے بچالیں۔

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾

۱۷۰۔ سو ہم نے اسے اور اس کے سب تبعین کو بچا لیا:

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۱۔ ایک بڑھیا (۔ لوطؑ کی بیوی) کے سوا، جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْقَابِرِينَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۲۔ اور ہم نے باقی ماندہ لوگ ہلاک کر دیے۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۳۔ اور ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی، سو جو متنبہ کئے جا چکے تھے ان کی بارش کیا ہی بُری تھی۔

۱۷۴۔ اس میں یقیناً ایک بہت بڑا نشان تھا لیکن (پھر بھی) ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔

۱۷۵۔ اور تمہارا رب ہی یقیناً سب پر غالب ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۶۔ اصحابِ الْاٰیٰتِ کے رہنے والوں نے (بھی) رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

۱۷۷۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب شُعَبٌ نے ان سے کہا تھا: کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے۔

۱۷۸۔ میں تمہارے لئے امین رسول ہوں۔

۱۷۹۔ پس اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

۱۸۰۔ اس (وعظ و نصیحت) کے عوض میں، میں تم سے کوئی صلہ تو نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو بس سب جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

۱۸۱۔ پیانہ پورا (بھر کر) دیا کرو اور کم دینے والوں میں سے نہ بنو۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ  
مَطَرُ الْمُؤَذِّرِينَ ﴿۱۷۳﴾

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ  
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْعَزِيزُ  
الرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْآيَةِ  
الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۶﴾

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ  
﴿۱۷۷﴾

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۸﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا  
﴿۱۷۹﴾

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ  
أَجْرِي إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
﴿۱۸۰﴾

أَوْثُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ  
الْمُخْسِرِينَ ﴿۱۸۱﴾

- ۱۸۲۔ اور بالکل درست ترازو سے تولا کرو۔  
 وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ  
 (۱۸۲)
- ۱۸۳۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں (ان کے حق سے) کم نہ دیا کرو اور مفسد بن کر ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔  
 وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ  
 (۱۸۳)
- ۱۸۴۔ اور اُسکا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں اور (تم سے) پہلے کی مخلوق کو پیدا کیا۔  
 وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأُولَىٰ (۱۸۴)
- ۱۸۵۔ لوگوں نے کہا: تو تو فریب خوردہ لوگوں میں سے ہے۔  
 قَالُوا إِمَّا أَنْتَ مِنَ الْمَسْحَرِينَ  
 (۱۸۵)
- ۱۸۶۔ تو تو ہماری طرح کا ایک انسان ہے اور ہم تجھے یقیناً بالکل جھوٹے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں۔  
 وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَطَّلِكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (۱۸۶)
- ۱۸۷۔ اگر تو راست باز لوگوں میں سے ہے تو (بطور عذاب) ہم پر بادل کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔  
 فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ  
 إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۱۸۷)
- ۱۸۸۔ (اس پر شعیبؑ نے) کہا: میرا رب تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔  
 قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
 (۱۸۸)
- ۱۸۹۔ مگر انہوں نے (پھر بھی) اس کی تکذیب کی، تب ایک (عذاب کے) سایہ فگن بادل والے دن کے عذاب نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ یقیناً ایک بڑے ہولناک دن کا عذاب تھا۔  
 فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابٌ يُّومِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ يُّومٍ عَظِيمٍ (۱۸۹)

۱۹۰۔ اس (واقعہ) میں ایک بہت بڑا نشان تھا لیکن (پھر بھی) ان میں اکثر ایمان لانے والے نہ بنے۔

۱۹۱۔ اور تمہارا رب ہی سب پر یقیناً غالب ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۹۲۔ اور یہ (قرآن) یقیناً سب جہانوں کے رب کا اُتارا ہوا ہے۔

۱۹۳۔ رُوحُ الامین (۔ جبریلؑ) اسے لیکر نازل ہوا ہے،

۱۹۴۔ تمہارے دل پر، تاکہ تم متنبہ کرنے والوں میں سے ہو۔

۱۹۵۔ کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں۔

۱۹۶۔ اور یہ (وہ قرآن ہے جس کی پیشگوئی پہلے صحیفوں میں موجود ہے۔

۱۹۷۔ کیا یہ ان کیلئے کوئی نشان نہیں کہ اس (قرآن) کو علماء بنی اسرائیل (بھی) جانتے ہیں۔

۱۹۸۔ اگر ہم اسے کسی غیر عرب پر نازل کرتے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۰﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۹۱﴾

وَإِنَّهُ لَنَزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۹۲﴾

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۹۳﴾

عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۹۴﴾

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۱۹۵﴾

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۹۶﴾

أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۹۷﴾

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۹۔ اور وہ یہ (فصح عربی کلام) انہیں پڑھ کر سناتے تو بھی وہ اس پر ہر گز ایمان لانے والے نہ ہوتے۔

۲۰۰۔ اسی طرح ہم نے (اللہ سے) قطع تعلق کرنے والوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے۔

۲۰۱۔ کہ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

۲۰۲۔ سو وہ (عذاب) ان پر اچانک آجائے گا اور وہ محسوس بھی نہ کرتے ہوں گے۔

۲۰۳۔ تب وہ کہیں گے: کیا ہمیں مہلت دی جائے گی۔

۲۰۴۔ تو کیا (پھر بھی) وہ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں۔

۲۰۵۔ اور کیا تم نے غور کیا کہ اگر ہم انہیں کچھ برسوں تک فائدہ اٹھانے دیں۔

۲۰۶۔ پھر جس عذاب کا انہیں وعدہ دیا جا رہا ہے وہ ان پر آجائے۔

۲۰۷۔ تو جو کچھ (مال و منال) بھی انہیں دیا گیا ہے ان کے کسی کام نہ آئے گا۔

فَقَرَأُوا عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ (۱۹۹)

كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ (۲۰۰)

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (۲۰۱)

فَيَأْتِيهِمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (۲۰۲)

فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ (۲۰۳)

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ (۲۰۴)

أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ (۲۰۵)

ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ (۲۰۶)

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَسِعُونَ (۲۰۷)

۲۰۸۔ اور کوئی بستی ہم نے اس کے بغیر ہلاک نہیں کی کہ اس کیلئے متنبہ کرنے والے (بھیجے گئے) تھے۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿۲۰۸﴾

۲۰۹۔ (یہ اس لئے کیا گیا) کہ انہیں نصیحت پہنچ جائے اور ہم ظالم نہیں ہیں (کہ بغیر متنبہ عذاب بھیج دیں)۔

ذِكْرِي وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۰۹﴾

۲۱۰۔ اور یہ (قرآن) شیاطین لے کر نہیں اترے،

وَمَا تَنْزَلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿۲۱۰﴾

۲۱۱۔ اور نہ یہ ان کے مناسب حال ہے اور نہ وہ (اس جیسی بلند پایہ کتاب لانے کی) طاقت رکھتے ہیں۔

وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۲۱۱﴾

۲۱۲۔ وہ وحی الہی کے سننے سے دور رکھے گئے ہیں۔

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعُزُونَ ﴿۲۱۲﴾

۲۱۳۔ سو (اے مخاطب!) تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنا کر نہ پکارو، ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿۲۱۳﴾

۲۱۴۔ اور اپنے رشتہ داروں کو متنبہ کرو۔

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿۲۱۴﴾

۲۱۵۔ اور جو مومن ہو کر تمہاری اتباع کرتا ہے اس کیلئے اپنے (محبت کے) بازو جھکا دو۔

وَإِخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۱۵﴾

۲۱۶۔ اور اگر لوگ تمہاری بات نہ مانیں تو انہیں کہہ دیجئے: میں تمہارے (بُرے) اعمال سے بے زار ہوں۔

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۱۶﴾

۲۱۷۔ اور سب پر غالب (اور) بار بار رحم کرنے والے (اللہ) پر تو کھل کرو،

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿۲۱۷﴾

۲۱۸۔ جو تمہیں (اس وقت بھی) دیکھتا ہے جب تم (دعا و دعوت کے لئے) کھڑے ہوتے ہو۔

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۲۱۸﴾

۲۱۹۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تمہارا ادھر ادھر آنا جانا (بھی اس کی نظر میں ہے)۔

وَتَقَلَّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿۲۱۹﴾

۲۲۰۔ یقیناً وہی سننے والا، کامل علم رکھنے والا ہے۔

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۲۲۰﴾

۲۲۱۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس شخص پر اُتر اُترتے ہیں۔

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿۲۲۱﴾

۲۲۲۔ وہ ہر جعل ساز گناہگار پر (اُترتے ہیں)۔

تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿۲۲۲﴾

۲۲۳۔ جو (شیطانوں کی طرف) کان لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثُرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿۲۲۳﴾

۲۲۴۔ (رہے) شعراء تو ان کی اتباع گم کردہ راہ کیا کرتے ہیں۔

وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿۲۲۴﴾

۲۲۵۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَهْمُومًا فِي كُلِّ وَادٍ يَهيمُونَ  
(۲۲۵)

۲۲۶۔ اور (ایسی باتیں) کہتے ہیں جن پر خود عمل پیرا نہیں ہوتے۔

وَأَهْمُومًا يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ  
(۲۲۶)

۲۲۷۔ بجز ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور مناسب اعمال بجا لائے اور انہوں نے (اپنے شعروں میں بھی) اللہ کی بہت بڑائی بیان کی اور اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا انہوں نے بدلہ لے لیا، اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں ضرور معلوم ہو جائے گا کہ کس (بد) انجام کی طرف انہیں پلٹ کر جانا ہوگا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا  
وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا  
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ  
مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (۲۲۷)

## (27) سُورَةُ النَّملِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا بار، بار رحمت کرنے والا ہے  
(میں سورۃ النمل پڑھنا شروع کرتا ہوں)۔

۱۔ طسّ (اللہ لطیف و سمیع ہے)۔ یہ قرآن اور  
کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

۲۔ (یہ) ان مومنوں کے لئے موجب ہدایت و  
بشارت ہے،

۳۔ جو نماز قائم رکھتے، زکوٰۃ ادا کرتے رہتے اور  
ایسے لوگ ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

۴۔ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان  
کے (کرنے کے قابل) کام ان کے لئے اچھے کر  
کے دکھائے تھے مگر وہ ہیں کہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔

طسّ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ  
وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ  
الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ  
﴿٣﴾

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ  
زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ  
﴿٤﴾

۵۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بُرا عذاب (تیار) ہے اور یہی آخرت میں سب سے زیادہ زیاں کار ہوں گے۔

۶۔ تمہیں کامل حکمت والے کامل علم والے (خدائے عظیم) کی طرف سے قرآن سکھایا جا رہا ہے۔

۷۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب موسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا: میں نے انس و محبت سے ایک آگ سی دیکھی ہے۔ میں ابھی وہاں سے تمہارے لئے کوئی اہم خبر لاؤں گا، بلکہ کوئی سلگتا ہوا انگارہ لاتا ہوں تاکہ تم تا پو۔

۸۔ پھر جب وہ وہاں پہنچے تو انہیں آواز دی گئی کہ جو شخص اس آگ کی طلب و جستجو میں لگا ہوا ہے اور جو لوگ اس (آگ) والے مقام) کے گرد ہیں۔ انہیں برکت دی گئی ہے۔ اور اللہ تمام جہانوں کا رب ہے، تمام نقائص سے پاک ہے۔

۹۔ اے موسیٰ! حقیقت بات یہ ہے کہ میں اللہ ہوں، سب پر غالب اور کامل حکمت والا۔

۱۰۔ اور زمین پر اپنا عصا دھر دو۔ پھر جب انہوں نے (عصا) کو دیکھا کہ (اس طرح) حرکت کرتا ہے

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ  
وَهُمْ فِي الْأَجْرَةِ هُمْ الْأَخْسَرُونَ  
(۵)

وَإِنَّكَ لَلْعَلِيِّ الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنِّ  
حَكِيمٍ عَلِيمٍ (۶)

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ  
نَارًا سَاءَتِ كُفْمُ مِنْهَا يَخْبَرٌ أَوْ  
آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ  
تَصْطَلُونَ (۷)

فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ  
فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ (۸)

يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ (۹)

وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ  
كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمَّ

گو یا وہ ایک چھوٹا سا پھر تیلہ سانپ ہے تو وہ پیٹھ دیتے ہوئے مڑ گئے اور انہوں نے پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا۔ (تب ہم نے کہا:) اے موسیٰ! ڈرو نہیں۔ میں وہ ہوں کہ رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے۔

۱۱۔ اور نہ وہ (شخص ڈرتا ہے) جس نے ظلم کیا پھر اسے چھوڑ کر اس نے نیکی اختیار کر لی۔ میں یقیناً (اس کی) خوب حفاظت کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

۱۲۔ اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی بیماری کے روشن ہو کر نکلے گا۔ یہ فرعون اور اس کی قوم کیلئے نو (نشانات میں سے دو نشان) ہیں۔ وہ فاسق لوگ ہیں۔

۱۳۔ پس جب ان کے پاس ہمارے بصیرت پیدا کرنے والے نشانات آئے تو انہوں نے کہا: یہ تو صریح جادو ہے۔

۱۴۔ اور سراسر ظلم و تکبر سے ان (نشانات) کا بصد انکار کیا، حالانکہ ان کے دل ان (کی صداقت) کا یقین کر چکے تھے۔ تم دیکھ لو مفسدوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا۔

يُعَقِّبُ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا  
يَخَافُ لَدَيْي الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حَسَنًا بَعْدَ  
سُوءٍ فَأِنِّي عُفُوٌّ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾

وَأَدْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ  
بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۗ فِي تِسْعِ آيَاتٍ  
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِذْهُمْ كَانُوا  
قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾

فَلَمَّا جَاءَهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا  
هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا  
أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۗ فَانظُرْ  
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾

۱۵۔ اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا اور انہوں نے کہا: ہر طرح کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے اپنے بہت سے مومن بندوں پر ہمیں فضیلت دی ہے۔

۱۶۔ اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے اور انہوں نے کہا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (ہماری ضرورت کی) ہر چیز دی گئی ہے۔ یہ (اللہ کا) یقیناً ایک نمایاں فضل ہے۔

۱۷۔ سلیمان کے لئے اس کے لشکر جنوں اور انسانوں میں سے اکٹھے کئے گئے تھے اور انہیں نظم و ضبط سے الگ الگ دستوں میں ترتیب دیا گیا تھا اور ظلم سے روکا جاتا تھا۔

۱۸۔ (ایک مرتبہ وہ ان کے ساتھ کوچ کر رہے تھے) یہاں تک کہ جب وہ وادیء نمل میں پہنچے تو نملہ (قوم کے ایک شخص) نے کہا: اے (قوم) نمل! اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ سلیمان اور اُس کا لشکر نا دانستہ تمہیں کہیں کچل نہ ڈالے۔

۱۹۔ سلیمان اُس کی بات پر خوشی سے مسکرائے اور (دعا کرتے ہوئے) کہا: میرے رب! مجھے توفیق

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا  
وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى  
كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ (۱۵)

وَوَرِثَ سُلَيْمَانَ دَاوُدَ وَقَالَ يَا  
أَيُّهَا النَّاسُ عَلِمْنَا مِنْتَظِقِ الطَّيْرِ  
وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُوَ  
الْفَضْلُ الْمُبِينُ (۱۶)

وَحَشَرْنَا لِسُلَيْمَانَ جُنُودَهُ مِنَ الْجِنِّ  
وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ  
(۱۷)

حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ  
قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا  
مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ  
سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا  
يَشْعُرُونَ (۱۸)

فَتَبَسَّ مِنْ صَاحِبَاتِكَ مِنْ قَوْلِهَا وَقَالَ  
رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

دے کہ میں آپکی نعمتوں کا شکر ادا کر سکوں جو آپ نے مجھ پر اور میرے باپ دادا پر (ارزاں) کی ہیں اور ایسے مناسب اعمال بجالاؤں جن سے آپ راضی رہیں اور اپنے رحم سے مجھے اپنے ان بندوں میں شامل فرمائیں جو مناسب اعمال بجالانے والے ہیں۔

الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ  
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ  
وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ  
الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾

۲۰۔ اور (ایک موقع پر) انہوں نے رسالے کا جائزہ لیا اور کہا کیا بات ہے، میں ہی ہد ہدہ (نام شخص) کو نہیں دیکھ رہا یا (درحقیقت) وہی غیر حاضروں میں سے ہے۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى  
الْهُدُودَ أَمْ كَانُ مِنَ الْغَائِبِينَ  
﴿٢٠﴾

۲۱۔ میں اُسے یقیناً سخت سزا دوں گا یا اسے قتل کر دوں گا یا اسے میرے سامنے (اپنی غیر حاضری کی) کوئی صاف صاف وجہ پیش کرنا ہوگی۔

لَأَعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ  
أَوْ لَأَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾

۲۲۔ پھر وہ زیادہ دیر نہ ٹھہرے تھے (کہ ہد ہدہ جلد حاضر ہو گیا) اور اس نے کہا: میں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کو حاصل نہیں۔ میں (یمن کی قوم) سب کے متعلق آپ کے پاس ایک یقینی اور اہم خبر لایا ہوں۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ  
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ  
بِنَبَأٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾

۲۳۔ میں نے ان پر ایک خاتون کو حکومت کرتے پایا ہے اور (ضرورت کی) ہر چیز اسے دی گئی ہے اور اس کا تخت بڑا عظیم الشان ہے۔

إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ  
وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ  
عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اور میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو اللہ کو چھوڑ کر سورج کے آگے سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے شیطان نے اُن کے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے ہیں اور اُس نے انہیں درست راستے سے روک دیا ہے جس کی وجہ سے وہ سیدھے راستے پر نہیں چل رہے۔

وَجَدْنَاهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ  
لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَّ  
لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ  
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا  
يَهْتَدُونَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ (بلکہ مصر ہیں) کہ اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں نکالتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو یا جو کچھ ظاہر کرتے ہو انہیں جانتا ہے۔

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ  
الْحَبَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ  
﴿۲۵﴾

۲۶۔ اللہ تو وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہو سکتا، نہ ہوگا۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ ﴿۲۶﴾

۲۷۔ (اس پر سلیمان نے) کہا: ہم ابھی دیکھے لیتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا تم جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو۔

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ  
مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ میرا یہ خط (قوم سب کے پاس) لے جاؤ اور اسے اُن کے سامنے رکھو۔ پھر ان کے پاس سے ہٹو اور انتظار کرو کہ وہ کیا (جواب) دیتے ہیں۔

أَذْهَبَ بِكِتَابِي هَذَا فَأَلْقَاهُ إِلَيْهِمْ  
ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا  
يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ (جب وہ خط ملکہ سب کو ملا تو) اس نے کہا: اے اشرف دربار! میرے سامنے ایک قابل تکریم خط رکھا گیا ہے۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِي إِلَيْ  
كِتَابٍ كَرِيمٍ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے: اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے (میں خط لکھنا شروع کرتا ہوں)۔

إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ (کہ) میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مطیع ہو کر میرے پاس آ جاؤ۔

أَلَّا تَعْلَمُوا عَلَيَّ وَأُتُونِي  
مُسْلِمِينَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ ملکہ نے کہا: اے اشرف دربار! میرے (اس) معاملے میں مجھے اپنی پختہ رائے دو۔ میں کبھی کوئی معاملہ طے نہیں کرتی ہوں جب تک کہ تم میرے پاس موجود نہ ہو (اور مجھے مشورہ نہ دو)۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي  
مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى  
تَشْهَدُونَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ انہوں نے کہا: ہم بڑے طاقتور اور جنگجو لوگ ہیں۔ باقی حکم دینا تو آپ کے اختیار میں ہے۔ پس غور کر لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے۔

قَالُوا نَحْنُ أَوْلُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ  
شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي  
مَاذَا تُأْمُرِينَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اس نے کہا: بادشاہ جب کسی بستی میں کھس آتے ہیں تو اسے برباد اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور یہی کچھ یہ بھی کریں گے۔

۳۵۔ میں ان کی طرف کوئی ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا (جواب) لاتے ہیں۔

۳۶۔ پھر جب (ملکہ کا سفیر وہ تحفہ لے کر) سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو (سلیمانؑ نے) کہا: کیا تم مال کے ذریعے مجھے مدد دینا چاہتے ہو حالانکہ جو کچھ اللہ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے اور (یوں معلوم ہوتا ہے) کہ تم اپنے ہدیہ پر بہت نازاں ہو۔

۳۷۔ (اے سفیر!) ان کی طرف واپس جاؤ (اور ان سے کہہ دو کہ) ہم ان پر ایسے لشکر چڑھا کر لائیں گے جن کے مقابلے کی انہیں تاب نہ ہوگی اور ہم انہیں وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ محکوم ہوں گے۔

۳۸۔ (پھر ایسا ہوا کہ سلیمانؑ نے اپنے اہل دربار

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً  
أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَظَ أَهْلِهَا  
أَذِلَّةً ۗ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿۳۴﴾

وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ  
فَنَظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ  
﴿۳۵﴾

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّوَنِي  
بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِنَّا  
آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ  
تَفْرَحُونَ ﴿۳۶﴾

ارْجِعِ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمُ بِجُنُودٍ لَا  
قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا  
أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿۳۷﴾

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي

بِعَرَشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ  
(۳۸)

سے) کہا: اے اشرفِ دربار! اس سے پہلے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس آئیں تم میں سے کون اس (ملکہ) کے لائق تخت میرے پاس لائے گا۔

قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ  
بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ  
وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ (۳۹)

۳۹۔ جنوں میں سے ایک ماہر نے کہا: میں ایسا (تخت تیار کر کے) اس سے پہلے لے آؤں گا کہ آپ اپنے اس مقام سے کوچ کریں اور میں اس کے بنانے کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ  
أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ  
طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ  
قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي  
أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا  
يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي  
غَنِيٌّ كَرِيمٌ (۴۰)

۴۰۔ جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا: میں اسے آپ کے پاس اس سے پہلے لے آؤں گا کہ آپ کے (یعنی مہمان) آپ کے پاس پہنچیں۔ پھر (ایسا ہوا کہ) جب (سلیمانؑ نے تیار ہو کر) اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ میری مخفی حالت کو ظاہر کر دے کہ میں شکر بجالاتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو شکر ادا کرتا ہے اس کا شکر ادا کرنا اس کے اپنے بھلے کے لئے ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو (اسے یاد رہے کہ) میرا رب بے نیاز ہے، بار بار کرم کرنے والا ہے۔

۴۱۔ (نیز سلیمانؑ نے) کہا اس کا تخت اس کی

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرُ

نظروں میں حقیر کر دو۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ ہدایت پاتی ہے یا ان لوگوں میں سے بنتی ہے جو ہدایت نہیں پاتے۔

۴۲۔ جب وہ آگئی تو (اسے) کہا گیا: کیا تمہارا تخت ایسا ہی تھا۔ کہنے لگی: یہ تو گویا وہی ہے ہمیں اس سے پہلے ہی (آپ کے فضل و کمال کا) علم ہو چکا تھا اور ہم (آپ کے) مطیع ہو چکے ہیں۔

۴۳۔ اور اللہ کے علاوہ جس کی وہ پرستش کرتی تھی (سلیمانؑ نے) اس سے اسے روکا۔ وہ ایک کافر قوم میں سے تھی۔

۴۴۔ اسے کہا گیا: محل میں چلیے پھر جب اس نے وہ (محل) دیکھا تو (ایک جگہ) ایسی آئی کہ اسے بہت ہی گہرا پانی سمجھا اور گہرا گئی۔ (تب سلیمانؑ نے) کہا: یہ تو محل ہے جس کے اوپر کالج شیشے کا پٹاؤ کیا گیا ہے۔ وہ بولی: میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمانؑ کے ذریعہ اللہ پر جو سب جہا نوں کا رب ہے ایمان لاتی ہوں۔

۴۵۔ ہم نے ثمود کی طرف ان کے (قومی) بھائی صالحؑ کو (یہ پیغام دے کر) بھیجا تھا کہ اللہ عبادت

أَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرَشُكَ قَالَتْ كَآذَنُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا قَالَتْ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾

ح  
13  
18

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾

کرو۔ اور وہ (یہ تعلیم سننے کے بعد) دو کی فریق ہو گئے جو باہم جھگڑتے تھے۔

۳۶۔ (صالحؑ نے) کہا: اے میری قوم! کیوں تم بھلائی سے پہلے بُرائی جلدی مانگتے ہو۔ کیوں تم اللہ سے حفاظت نہیں طلب کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۳۷۔ اُنہوں نے کہا: ہم نے تیری اور جو لوگ تیرے ساتھ ہیں ان کی وجہ سے دکھ ہی اٹھایا ہے۔ (صالحؑ نے کہا): تمہارے دکھ کا سبب تو اللہ کے پاس ہے۔ درحقیقت تم ایسے لوگ ہو جنہیں آزماؤش میں ڈالا گیا ہے۔

۳۸ اور شہر میں نو آدمیوں کا ایک گروہ تھا جو ملک میں فساد پھیلاتے اور اصلاح سے کام نہیں لیتے تھے۔

۳۹۔ اُنہوں نے (آپس میں) کہا: باہم اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم اس پر اور اس کے گھر والوں پر رات کو حملہ کریں گے پھر اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم اس کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور ہم بالکل راست باز ہیں۔

قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ  
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا  
تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ  
تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾

قَالُوا أَطِيبْنَا بِكَ وَبِهِنَّ مَعَكَ  
قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ  
أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ  
يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا  
يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾

قَالُوا تَفَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ  
وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا  
شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا  
لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾

۵۰۔ اور انہوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور وہ محسوس نہ کرتے تھے (کہ ان کی تدبیر اکارت جائے گی)۔

۵۱۔ سو دیکھو! ان کی تدبیر کا کیا انجام ہوا۔ ہم نے انہیں اور ان کی قوم کو سب کو تباہ کر دیا۔

۵۲۔ سو (دیکھو!) وہ ان کے گھر ہیں جو ان کے مظالم کی وجہ سے گرے پڑے ہیں۔ جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑا نشان ہے۔

۵۳۔ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ سے کام لیا ہم نے انہیں بچا لیا۔

۵۴۔ اور (ہم نے) لوطؑ کو (بھی بھیجا تھا)۔ (اس وقت کا تصور کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا: کیا تم بے حیائی کے کام کرتے ہو اور تم دیکھ رہے ہوتے ہو۔

۵۵۔ تم عورتوں کے علاوہ مردوں کے پاس شہوت رانی کیلئے آتے ہو۔ دراصل تم جہالت کے مرتکب لوگ ہو۔

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا  
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۵۰﴾

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ  
اَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِينَ  
﴿۵۱﴾

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا  
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ  
﴿۵۲﴾

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا  
يَتَّقُونَ ﴿۵۳﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَتَاْتُونِ  
الْفٰحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُونَ  
﴿۵۴﴾

اَتُنْتَكُمُ اللَّتَاتُ مِنَ الرِّجَالِ شَهْوَةً مِنْ  
دُوْنِ النِّسَاءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ  
تَجْهَلُونَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ اور اس کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا: لوط کے ساتھیوں کو اپنی بستی سے نکال دو جو ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک باز بنتے ہیں۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا  
أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ<sup>ط</sup>  
إِنَّهُمْ أَنْاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾

۵۷۔ پھر (ایسا ہوا کہ) ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا مگر اس کی بیوی (نہ بچی)۔ ہم نے اسے باقی پیچھے رہ جانے والوں میں سے شمار کیا ہوا تھا۔

فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ  
قَدَّرْنَا هَا مِنْ الْقَابِرِينَ ﴿٥٧﴾

۵۸۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی، سو جنہیں متنبہ کیا جا چکا تھا ان کی بارش کیا ہی بُری تھی۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ  
مَطَرُ الْمُنذِرِينَ ﴿٥٨﴾

۵۹۔ کہہ دیجئے: ہر طرح کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے اور اس کے ان بندوں پر سلامتی ہو جنہیں اس نے چن لیا ہے۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ (اس کا) شریک قرار دیتے ہیں۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ  
الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ اللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا  
يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾